Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ ۲۲ شہادت ۱۳۶۹ہش ۲۲ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۹۲

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت فضل عمر، بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ۔ کی صحت آنکھ کا آپریشن ہونے کے بعد سے ناساز ہے اس آنکھ میں انفکشن کی وجہ سے نظر نہیں آرہا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں محترمہ صاحبزادی صاحبہ کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے شفاء کامل عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفس لوّامہ ہے جو بدی کرتا ہے، پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۳۴۷)

"ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ بعض فتوحات کا مدار ابتلاؤں پر ہوتا ہے۔ کسی کی گریہ وزاری بعض دفعہ راہ کھول دیتی ہے۔ مثنوی میں ایک قصّہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا۔ وہ بزرگ اور اس کے ساتھی سب بھوکے تھے۔ اتنے میں ایک لڑکا حلوہ بیچتا ہوا وہاں سے آگزرا۔ اس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوا چھین لو۔ چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا۔ اور وہ حلوہ بزرگ نے اور اس کے ساتھیوں نے کھا لیا۔ وہ لڑکا بہت رویا۔ اور چلّایا۔ آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچّہ کا حلوا چھین لیا۔ فرمایا کہ یہی اس بچّہ کی پونجی تھی، وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اس کا رونا موجب کشائش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ اس بچّہ کو اس کے حق سے بہت زیادہ دے کر راضی کیا گیا۔ اسی طرح بعض ابتلا صرف اس واسطے آتے ہیں کہ انسان اس رتبہ کو جلد حاصل کرے جو اس کے واسطے مقدّر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۳۶۳-۳۶۴)

اسیرانِ راہ مولا کیلئے

خصوصی دُعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے ہمارے کئی بھائی اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ساہیوال کے چھ اسیران کا جیل میں یہ چھٹا رمضان اور سکھر کے دو اسیران کا پانچواں رمضان ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی بھائی ہیں جو لمبے عرصہ سے یہ قربانی دے رہے ہیں۔ بعض بزرگوں اور عزیزوں کو حال ہی میں قید کی سزائیں سنائی گئی ہیں۔

احباب ان بابرکت ایام میں ان تمام اسیران راہ مولا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ اس امتحان میں انہیں کامیاب و کامران فرمائے اور ان کی جلد باعزت رہائی کے سامان پیدا فرمائے

مکرم سیّد جواد علی شاہ صاحب سابق مربی امریکہ جن پر گزشتہ دنوں دل کا حملہ ہوا تھا۔ تازہ اطلاع کے مطابق اب انکی طبیعت پہلے سے بہتر ہے اور وہ خدا کے فضل سے رُوبصحت ہیں۔

احباب سے ان کی جلد اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں نماز عید پونے آٹھ بجے بیت الاقصیٰ میں ادا کی جائے گی۔

احباب و خواتین بروقت پہنچ جائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی بھلائی کی ہر ممکن کوشش کرے

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ اُن سے راضی رہے

"میرا خیال ہے کہ جو حکم کوئی بادشاہ کسی جرنیل یا بڑے حاکم کو دیتا ہے اس کی تعمیل اس کی سپاہ اور رعایا پر بھی فرض ہو جاتی ہے

یہ حکم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اسی لئے یہ ہم پر بھی فرض ہے۔ بہت سارے لوگ ایماندار بھی بنتے ہیں اور پھر بھی

شرک کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں کا اگر تم حکم مانو گے تو وہ تم کو گمراہ کر دیں گے۔ خدا کا حکم مانو۔ بادشاہ اور بڑے بڑے حکام لوگوں کی اصلاح کے لئے کیسے کیسے قانون بناتے ہیں، اور دو تین برس اس کی نگرانی کرتے اور پھر اس کو جاری کرتے ہیں پھر اس پر نظر ثانی کر کے اصلاح کرتے ہیں۔ پھر اسی

باقی صہ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲، شہادت ۱۳۶۹ ہش ۲۲، اپریل ۱۹۹۰ء

برکات کا تسلسل

برکتوں کے دن اس لئے برکتوں کے دن ہوتے ہیں کہ ان دنوں میں انسان کے لئے خصوصی کوشش کرنے کا ماحول ہوتا ہے اور انسان خاص طور پر کوشش کر کے اور زور لگا کر برکتیں حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے ، ورنہ تو یہ بھی ممکن ہے کہ ساری دنیا تو برکت حاصل کر رہی ہو اور ایک انسان اپنی غفلت سے محروم رہا جاتا ہو ، اسی لئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدبخت ہے وہ شخص جو رمضان میں سے گزر جائے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں ، یعنی ایسے اوقات میں جب تمام دوسرے لوگ اپنے گناہوں کی بخشش کی کوشش کر رہے ہیں وہ اس امر سے بے نیاز اپنے دن غفلت میں گزار دے ۔ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے اور اسے برکتوں کا مہینہ اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں ایک ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے کہ انسان نیکی میں بڑھنے اور گناہوں سے بچنے کی سوچی سمجھی ۔ اور بالارادہ ۔ کوشش کرتا ہے ۔

اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ برکت کا حصول دراصل انسان کی اپنی کوشش سے بھی تعلق رکھتا ہے ، اور یہی بات اس چیز کو لازم قرار دے دیتی ہے کہ ہر مہینہ گزر جانے کے بعد بھی اگر ہم اسی طرح نیکیوں کے کام کرتے رہیں اور بدی سے بچتے رہیں تو سال کے باقی مہینے بھی ہمارے لئے برکت کا باعث بن سکتے ہیں ، اور سچ تو یہ ہے کہ یہ مہینہ ہے ہی مشق کا ایسی مشق کا جس سے اس کے بعد بھی فائدہ اٹھانا مقصود ہے ، یہ نہیں کہ اس مہینہ میں تو بری باتوں سے پرہیز کیا جائے اور سال کے باقی ایام میں اس بات کی کوئی پرواہ ہی نہ کی جائے ،

خدا کرے کہ ان بابرکات ایام کے سائے ہم پر سارا سال ممتد رہیں ۔ ہم ہر گھڑی اور ہر آن اس تصور میں رہیں کہ اس مہینہ میں سے گزر رہے ہیں اور جو جو خوبیاں ان ایام کے ساتھ وابستہ ہیں وہ ہماری زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جائیں ۔ اس مہینے سے اگلے سال کے اسی مہینے تک ہمارے لئے تمام دن ایک جیسے رہیں ، ہم برائیوں سے بچتے رہیں ۔ نیکیاں کرتے رہیں ۔ اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھرتے رہیں ۔ خدا تعالیٰ کے خزانے بے پایاں ہیں ، ہم اپنی جھولی پھیلاتے جائیں اور پھیلاتے ہی چلے جائیں ،

اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق دے ۔

محبّت تو بڑی شے ہے اگر نفرت ہی مٹ جائے
ہر اِک انسان ہر انسان کا بھائی تو کہلائے
اگر اقرار کر لیں اپنی اپنی خامیوں کا ہم
ہماری زندگی پر نیک نامی پھول برسائے

ابوالاقبال

نعتیہ غزل

آپؐ کے آنے سے بہار آ گئی کائنات میں
حُسنِ ازل سما گیا آپؐ کی پاک ذات میں

نور سے آپؐ کے ملی مشعلِ خیر کو ضیاء
ثانی نہیں ہے آپ کا لُطف و نوازشات میں

کِس سے مثال آپؐ کی شیریں بیانیوں کی دوں
ایسی حلاوتیں کہاں قند میں یا نبات میں

آپؐ ہیں چشمۂ ہدیٰ آپؐ حبیبِ کبریا
آپؐ کا ہاتھ ہے خدائے لم یزل کے ہات میں

فخرِ ملائک و بشر فاتح رزمِ خیر و شر
نورِ یقین جلوہ گر آپؐ کی بات بات میں

آپؐ کی اِک نگاہ سے راہِ نجات پا گئے
تھے جو بھٹک رہے پڑے ظلمتِ سیّئات میں

میری دُعا ہے اَے خدا گاتا رہوں نفس نفس
مدحِ محاسنِ حضورؐ سرورِ کائنات میں

چَین غبارِ زیست میں ذکر سے آپؐ کے ملا
دِل بھی سکون پا گیا گردِ حوادثات میں

نادؔر قریشی

بے زبانی کو عطا کر کے زباں
یہ نگر آباد کرنا چاہیئے
عرض کرنے کے زمانے لد گئے
اب تو کچھ ارشاد کرنا چاہیئے

عبدالکریم قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

پھر فرماتا ہے۔

وہ خدا اسلئے بھی برکتوں والا ہے کہ اس نے اپنا کلام ایک عبد پر اتارا ہے یعنی اس ہستی پر جو اپنے آپ کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے تابع کر دیتی اور رات دن اس کے احکام کے پورے کرنے میں لگی رہتی ہے۔ یوں تو دنیا میں سینکڑوں لوگ قوم کی اصلاح کے مدعی ہوتے ہیں لیکن وہ باتیں جو وہ دوسروں سے کہتے ہیں ان پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔ یہ کہلاتے تو لیڈر اور رہنما ہیں۔ لیکن ان کا عمل ان کی تعلیم کے خلاف ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں۔ لوگ جب ان کی تعلیم کو دیکھتے ہیں تو اسے قابلِ تعریف قرار دیتے ہیں لیکن جب ان کے اعمال کو دیکھتے ہیں تو ان سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ یا ان کی منافقت یا بے ایمانی کو دیکھ کر یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ ہمیں بھی اس قسم کی منافقت اختیار کرنی چاہیے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا نبی لوگوں کو جو تعلیم دیتا ہے اس کا نمونہ وہ اپنے وجود کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ نبی کے آنے سے پہلے بہت حد تک صداقتیں دنیا میں موجود ہوتی ہیں لیکن لوگ اپنی کمی ایمان کی وجہ سے ان صداقتوں کو پسِ پشت ڈال رہے ہوتے ہیں۔ نبی آکر کہتا ہے کہ سچ بولو اور دنیا کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ سچ بولو۔ نبی آکر کہتا ہے کہ چوری نہ کرو اور دنیا کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ چوری نہ کرو۔ نبی آکر کہتا ہے کہ ظلم نہ کرو اور دنیا کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ ظلم نہ کرو۔ لیکن اس کے باوجود دنیا کو پھر بھی نبیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ انبیاء اپنے نمونہ کی وجہ سے انہیں قابلِ عمل ثابت کرتے ہیں۔ لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ ظلم نہ کرو لیکن جب ظلم کی تعریف کی طرف آتے ہیں تو ہر فعل کو اپنے لئے جائز قرار دے دیتے ہیں۔ لوگ منہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولو لیکن جب موقعہ آئے تو خود جھوٹ بول لیتے ہیں۔ لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ کسی کا مال غصب نہ کرو۔ لیکن ضرورت پر خود دوسروں کا مال چھین کر کھا جاتے ہیں اور ان کے نزدیک ان گناہوں کی تعریفیں بہت محدود ہو جاتی ہیں۔ نبی نہ صرف ان اعمال کی تعریفوں کو مکمل کرتے ہیں بلکہ ان پر عمل کر کے بھی دکھا دیتے ہیں۔ بے شک ان سے پہلے بھی لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ سچ بولنا چاہیے لیکن اس کے باوجود وہ جھوٹ بولتے ہیں اور اگر ان کو توجہ دلائی جائے کہ تم جھوٹ کیوں بولتے ہو تو کہتے ہیں کہ سچ بولنے سے اس دنیا میں کام نہیں چلتا۔ اور باوجود اس کے کہ لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ دھوکہ بازی ایک بری چیز ہے۔ پھر بھی وہ دھوکہ بازی کرتے ہیں۔ اور اگر ان سے کہا جائے کہ تم دھوکہ بازی کیوں کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے بغیر دنیا میں گذارہ ہی نہیں۔ اسی طرح وہ دنیا کے مال لوٹتے ہیں۔ اور اگر ان سے کہا جائے کہ تم دنیا کے مال کیوں لوٹتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اس کے بغیر دنیا میں کام ہی نہیں چلتا۔ دنیا میں ہر شخص بھیڑیا ہے۔ اگر وہ بکری کا گوشت نہیں کھائے گا تو وہ زندہ کس طرح رہے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی نسلیں یہ خیال کرنے لگ جاتی ہیں کہ نیک باتیں صرف کہنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن نبی دنیا کے لئے نمونہ بنتا ہے۔ اور انہیں ان سچائیوں اور ان صداقتوں پر عمل کر کے دکھا دیتا ہے جن کو وہ ناقابلِ عمل تصور کر رہے ہوتے ہیں چنانچہ جو لوگ اس لئے جھوٹ بولتے ہیں کہ ان کے خیال میں سچ بولا ہی نہیں جا سکتا۔ اور جو لوگ اس لئے ظلم کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک رحم کیا ہی نہیں جا سکتا۔ انبیاء کے نمونے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے جیسا ایک انسان ہے۔ اور سچ بولتا ہے۔ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ کسی کا حق نہیں مارتا۔ اور ہر قسم کی برائیوں سے اجتناب کرتا ہے تو ان کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بھی نیکیوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

پس انبیاء کی بعثت کی یہ دو اغراض ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ ان کے ذریعے روحانی تعلیم کی عملی طور پر تکمیل ہوتی ہے۔ دوسرے وہ خود عمل کر کے اس کی صحیح تشریح کر دیتے ہیں۔ بیشک لوگ نبی کی بعثت سے پہلے بھی یہی کہتے ہیں کہ سچ بولنا چاہیے۔ لیکن سچ کی تعریف بہت ناقص کرتے ہیں۔ وہ بے شک کہتے ہیں کہ کسی دوسرے پر ظلم نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن ظلم کی تعریف غلط کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا عمل ان کی تعریف سے بھی ناقص ہوتا ہے۔ جس چیز کو وہ سچ کہتے ہیں اس پر بھی وہ عمل نہیں کرتے۔ اور جس عمل کو وہ ظلم کہتے ہیں اس سے بھی وہ نہیں بچتے۔ جب نبی آتا ہے تو وہ ہر قسم کی نیکی اور بدی کی ایک جامع اور مکمل تعریف ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور پھر تمام احکام پر خود عمل کر کے دکھاتا ہے۔ اور اس طرح اپنا نمونہ پیش کر کے لوگوں کے حوصلہ کو بلند کر دیتا ہے۔

تلقین عمل

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

درحقیقت اتار چڑھاؤ ہی ہے جو قوموں کو نقصان پہنچایا کرتا ہے اور ان کی ترقیات کو روک دیتا ہے۔ یعنی ایک وقت تو وہ جوش میں آجاتی ہیں اور بڑے زور شور سے کام شروع کر دیتی ہیں مگر دوسرے وقت گر جاتی ہیں۔ ایک وقت تو ان کی ہمتیں نہایت بلند ہوتی ہیں اور وہ مردانہ وار مسائل کے مقابلے کا تہیہ کر کے ترقی کی طرف بڑھنا شروع کر دیتی ہیں۔ مگر دوسرے وقت بالکل دب جاتی اور پستی کی طرف گرنا شروع کر دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں اس قوم کی پستی کا زمانہ اسکے ان فوائد کو کمزور کر دیتا ہے جو اس نے اپنے ترقی کے ایّام میں حاصل کئے ہوتے ہیں۔ مگر جب تمام قوم کا قدم یکساں طور پر آگے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہو تو ۵۰۔۶۰ سال دنیا بھر میں تغیر پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

اگر ہمارے نوجوان ہر فن میں کمال پیدا کر لیں تو ترقی کرنا بہت آسان ہو جائے کیونکہ ایسی صورت میں ہمارا مربی جہاں بھی دعوت الی اللہ کر رہا ہوگا۔ وہاں یہ بات اس کی مدد کر رہی ہوگی۔ کہ یہ اس قوم کا مربی ہے۔ جس میں ایسے ایسے اعلیٰ پائے کے انسان پائے جاتے ہیں۔ جب کوئی قوم قابلیت اور لیاقت میں بڑھ جاتی ہے تو اس کے ہر فرد کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور اسکی بات توجہ سے سنی جاتی ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو زندگیاں سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنی نگاہوں کو اونچا کرنا چاہیئے۔ اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ میں نے فلاں فن میں چوٹی کا آدمی بننا ہے۔ یا اسی کوشش میں فنا ہو جانا ہے۔

وقف زندگی کے سلسلے میں ۱۹۴۳ء میں حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

پس جماعت کی ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں تحریک جدید میں جنہوں نے حصہ لیا ہے۔ وہ اور بڑھ کر حصہ لیں۔ اس سال کے جن کے بقائے ہیں۔ وہ بقائے ادا کریں اب نیا سال آنے والا ہے اور وہ اس دور کا آخری سال ہے۔ اس کے لئے کیا ذمہ داریوں کے لحاظ سے اور کیا آخری منزل کے لحاظ سے زیادہ زور لگانا چاہیئے پھر نامعلوم نئی تحریک کس قسم کی ہوگی۔ بہرحال اسے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے وہ آپ بہتر سمجھا دے گا۔ مگر ہمیں ابھی سے کیا مالی لحاظ سے اور کیا وقتی لحاظ سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ نوجوانوں میں دین کا شوق پیدا کیا جائے۔ اور وہ پہلے سے تیاری کریں۔ تاکہ جب سلسلہ کے پھیلانے کے دن آئیں۔ یہ تیاری ہمارے کام آسکے اور جس جس قربانی کی بھی اشاعت دین حق کے لئے ضرورت ہو ہم اس سے دریغ نہ کریں اور ہم پہلی قوموں سے اچھا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں۔

آپ نے سادہ لفافے میں خط ڈالا ہے تو اس بات کا یقین کر لیجئے کہ اس پر پوری ٹکٹ بھی لگا دی ہے۔ بعض اوقات ٹکٹ لگائے بغیر ہی لفافہ پوسٹ ہو جاتا ہے اور اس طرح بیرنگ ہونے کی وجہ سے خط وصول کرنے والے کو دوہری رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔

اگر آپ نے خط ڈاک والے لفافے میں ڈالا ہے تو یہ دیکھ لیجئے کہ اس کا وزن زیادہ تو نہیں۔ زیادہ ہے تو مزید ٹکٹ لگائیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون۔ سین

منشیات کے خلاف مہم

امریکہ میں تمام پبلک سکولوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اگلے تعلیمی سال جو ستمبر سے شروع ہوتا ہے سے قبل اپنے سلیبس میں منشیات کے خلاف حفاظتی تدابیر کو شامل کریں۔ جو سکول ایسا نہیں کریں گے انہیں مرکزی گرانٹ سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ "انیٹی ڈرگ ابیوز ایکٹ 1988ء" کے مطابق جو سکول مرکزی حکومت سے گرانٹ حاصل کرتے ہیں ان کی یہ گرانٹ روکی جا سکتی ہے اگر وہ اپنی تعلیم میں منشیات سے حفاظتی تدابیر کا کورس شامل نہ کریں۔

یہ بات محکمہ تعلیم کی سینئر پالیسی تجزیہ نگار مارا ڈالی (MAURA DALY) نے صحافیوں کے ایک عالمی گروپ کو بتائی۔ یہ صحافی وائس آف امریکہ کے منشیات کے سلسلے میں سیمینار میں شرکت کر رہے تھے۔

مس ڈالی نے کہا کہ جس بات کی ہم سفارش کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ بچپن ہی سے بچوں کے سلیبس میں منشیات سے حفاظتی تدابیر شامل کی جائیں۔ یہ پروگرام کنڈر گارٹن سے شروع کر کے تعلیم کے بارھویں درجے تک جاری رہنا چاہیے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ باقی تعلیم پر یہ پروگرام اثر انداز ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جب باقی مضامین پڑھائے جائیں تو ان کے ساتھ ساتھ منشیات کے اسباب کو بھی منسلک کیا جائے۔ مس ڈالی کے بیان کے مطابق منشیات کے خلاف حفاظتی تدابیر کے سلسلے میں سوسائٹی کے ہر حصے کو کسی نہ کسی رنگ میں کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔

یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ سب لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں اور سب لوگوں کو کوشش کر کے اس سے بچاؤ کی تدابیر سامنے لانی چاہئیں۔ ہمیں اس بات پر یقین ہے مس ڈالی نے کہا کہ کسی ایک حصے کی کوششیں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس قسم کے پروگرام کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے کے لئے بچپن ہی سے کوشش ہونی چاہیے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ اگر آپ کو پتہ چلے کہ کوئی بچہ غلط راہ پر چل نکلا ہے۔ تو آپ اسے واپس لا سکتے ہیں۔

مس ڈالی نے کہا کہ 1986ء میں اس پروگرام کے لئے ہمارا بجٹ 23 لاکھ ڈالر تھا۔ 1987ء میں 20 کروڑ ڈالر ہو گیا اور 1988ء میں 22 کروڑ 90 لاکھ ڈالر جبکہ گذشتہ سال 35 کروڑ 50 لاکھ ڈالر اس پروگرام پر صرف کئے گئے اور سال رواں میں اس کا بجٹ 35 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کر دیا گیا ہے۔ یہ رقم مختلف پروگراموں کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ اس میں انڈین، امریکی اور ہوائی لوگ بھی شامل ہیں اور جہاں تک ذرائع کا سوال ہے۔ ویڈیو اور لٹریچر پر بھی یہ رقم خرچ کی جاتی ہے۔ ان باتوں کے علاوہ محکمہ ہر دو ماہ کے بعد ایک بلیٹن شائع کرتا ہے جس کا نام "چیلنج" ہے۔ اور یہ تین لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کر کے سکولوں اور والدین/اساتذہ تنظیموں اور دوسرے اس معاملے میں دلچسپی رکھنے والوں بالغ لوگوں کو بھیجی جاتی ہے۔ اس بلیٹن میں تجاویز کے علاوہ متعدد واقعات پیش کر کے بھی بات سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

منشیات اور حکومت کی مساعی

امریکہ کے نائب سیکرٹری آف سٹیٹ جو منشیات کے عالمی پروگراموں کے انچارج ہیں اور جن کا نام مسٹر میلون لیوٹسکی ہے (MELVYN LEVITSKY) نے پاکستان نارکاٹکس کنٹرول بورڈ کی متعدد تجاویز اور سکیموں سے اتفاق کر لیا ہے ایک متحدہ ورکنگ گروپ جو گذشتہ روز اسلام آباد میں زیر عمل آیا اور جس میں پاکستان کی طرف سے کنٹرول بورڈ کے چیئرمین کلیم دل خاں اور امریکہ کے گروہ کے سربراہ مسٹر لیوٹسکی تھے نے پاکستان میں پوست کے خاتمے کی تجاویز اور پروگرام پر گفت و شنید کی امریکی اسسٹنٹ سیکرٹری کو اس مہم کے متعلق تفصیلی طور پر بتایا گیا جو موجودہ حکومت اپنے منشور کے مطابق کر رہی ہے۔ مسٹر لیوٹسکی نے کوششوں کو سراہا اور کہا کہ وہ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے میں مزید امدادی رقوم مہیا کی جائیں۔ اس قسم کی رقوم پوست کی کاشت کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کے لئے اور کاشت کی ممانعت کے لئے جو عملہ رکھا جاتا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ البتہ لیوٹسکی نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ قبائلی علاقوں میں ہیروئن بنانے کی بہت سی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

لیبیا کی ایک اور کامیابی

واشنگٹن سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ لیبیا نے کامیابی کے ساتھ اس بات کا تجربہ کر لیا ہے کہ فائٹر بمبر کو اڑان کے دوران تیل سپلائی کیا جا سکے۔ اس طرح فائٹر بمبر کو زیادہ عرصے تک ہوا میں رکھا جا سکتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں فائٹر بمبر کو اڑاتے ہوئے تیل دوسرے جہاز کے ذریعے پہنچانے کا عمل کیا گیا۔ ان ذرائع نے اس بات پر تکلیف کا اظہار کیا ہے کہ لیبیا اس تجربے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ نیویارک ٹائمز میں شائع شدہ ایک مضمون نے اس سلسلے میں فرانس کا مہیا کردہ الیف وَن اور امریکہ کا تیار کردہ سی۔ 130 کا ذکر کیا۔ سی۔ 130 کو بعض تبدیلیوں کے ذریعے تیل سپلائی کرنے والا ٹینکر بنا دیا گیا۔ دونوں جہازوں کو آپس میں ملانا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے ایک خاصا اہم اقدام کہا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعے لیبیا نے اپنی کئی مشکلات جن کا تعلق اڑتے ہوئے جہاز کو تیل مہیا کرنا تھا پر قابو پا لیا ہے۔ اب جب کہ یورپی حلقوں میں یہ افواہ اڑی ہوئی ہے کہ لیبیا کیمیاوی بم بنا رہا ہے اس کا اس تجربے میں کامیاب ہو جانا ان طاقتوں کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح لیبیا اسرائیل یا بعض دوسرے ممالک پر حملہ کر سکتا ہے اس تجربے کے بعد روس کا تیار کردہ الیف یو 24 بم پھینکنے والا جہاز بغیر رکے پرواز کر کے اسرائیل تک پہنچ سکتا ہے۔ اور آسانی کے ساتھ دوسروں سے چھپا رہ سکتا ہے۔

لیبیا نے اڑتے ہوئے جہازوں کو تیل سپلائی کرنے کا سسٹم روس سے حاصل کرنا چاہا تھا جس کے نتیجے میں ٹریپولی کو الیف یو 24 فائٹر بمبر 15 کی تعداد میں دیئے جانے تھے۔ لیکن امریکہ کے تنقیدی بیانات کی وجہ سے ابھی تک یہ سودا مکمل نہیں ہو سکا امریکہ کو اس تشویش سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سی۔ 130 جس کے ذریعے جہاز کو تیل سپلائی کیا جائے گا۔ وہ جٹ فائٹر سے کم رفتار پر اڑتا ہے جس کی وجہ سے تیل کا سپلائی کرنا مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔

نیویارک ٹائمز نے یہ بھی کہا ہے کہ لیبیا یہ بھی کوشش کر رہا ہے کہ زیادہ تیز اڑنے والا بوئینگ 707 لے کر اس میں بعض تبدیلیاں کر کے اسے تیل سپلائی کرنے والا جہاز بنا دیں۔

سی۔ پی۔ این۔ ای کا سالانہ اجلاس

گذشتہ روز لاہور میں کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز نے اپنی سالانہ میٹنگ میں اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ نہایت جرأت اور دلیری سے اس تشدد اور دباؤ کا مقابلہ کریں گے جو اخبارات کے خلاف عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اجلاس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا کہ سرکاری تعاون کے ساتھ جو تشدد کیا جا رہا ہے۔ اس کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔ اراکین اجلاس نے اس ٹیکس کو قارئین کے مفاد کے خلاف قرار دیا جو اخباری کاغذ پر لگایا گیا ہے اور کہا کہ باوجود اس کے کہ حکومت نے اسے واپس لینے کا وعدہ کیا تھا ابھی تک واپس نہیں لیا۔ اراکین اجلاس نے آفیشل سیکرٹ ایکٹ کو غلامی کے زمانے کی یادگار بتلاتے ہوئے یہ رائے دی کہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں چارہ جوئی کر کے اس کالے قانون کو ختم کروایا جائے۔ جس طرح موجودہ حکومت نے دیگر کئی کالے قانون ختم کئے ہیں۔ اس قانون کو انہوں نے انسانی بنیادی حقوق کے جو دستور پاکستان میں شامل ہیں کے خلاف بتایا۔ میٹنگ کے صدر مسٹر عارف نظامی نے سی پی این ای کی سٹینڈنگ کمیٹی کو اس بات کی ہدایت کی کہ ایک سیمینار منعقد کیا جائے جس میں سیاست دانوں سے یہ وعدہ لینے کی کوشش کی جائے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف سخت بیان دے کر ملک کی سیاسی فضا کو آلودہ نہیں کریں گے۔

اراکین اجلاس نے اس بات کی خواہش کا بھی اظہار کیا کہ جمہوری طریقوں پر پاکستان میں اطلاعات کی فراہمی کا کوئی فریم ورک بن جانا چاہیے۔ جس سے ابلاغ عامہ کے ذرائع اور نیشنل پریس ٹرسٹ بھی فائدہ اٹھا سکیں اور حکومت کی ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک نیوز ایجنسیز کی گرانٹس کا تعلق ہے انہیں پارلیمنٹ کے نظام کے ساتھ وابستہ کرنا چاہیے نہ کہ حکومت کی انتظامیہ کے ساتھ۔

مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کی جا رہی ہے۔ سی۔ پی۔ این۔ ای نے اس کے ساتھ مکمل ہم آہنگی اور حمایت کا اظہار کیا اور کہا کہ اقوامِ متحدہ کی زیرِ نگرانی استصوابِ رائے ان کا حق ہے۔ جو انہیں ملنا چاہیے۔ ایک متفقہ ریزولیوشن میں سی۔ پی۔ این۔ ای۔ نے کہا کہ صحافیوں کو مقبوضہ کشمیر سے نکال باہر کرنا اور ہندوستان کا مقامی لوگوں پر جبر و تشدد نہایت قابلِ مذمت ہے۔ اقوامِ متحدہ سے یہ بھی درخواست کی گئی کہ وہ اپنی طرف سے وہاں ایسے مشن بھیجے جو حالات کا جائزہ لیں۔ خاص طور پر ذرائع ابلاغ پر جو پابندیاں ہیں ان پر توجہ دی جائے۔ اس بات کی بھی اجازت مانگی گئی ہے کہ سی۔ پی۔ این۔ ای۔ کا ایک وفد مقبوضہ کشمیر میں جا کر حالات کا مطالعہ کرے۔

اس سالانہ میٹنگ میں سی۔ پی۔ این۔ ای کی ایک کمیٹی برائے ضابطۂ اخلاق تشکیل دی گئی دوسری کمیٹی مفصل علاقوں کے اخبارات کے لئے اور تیسری کمیٹی سی۔ پی۔ این۔ ای کے دستور پر نظرِ ثانی کرنے کے لئے بنائی گئی۔ سی۔ پی۔ این۔ ای نے اپنی نئی سٹینڈنگ کمیٹی سے کہا کہ وہ ان کمیٹیوں کے ارکان کے نام فوری طور پر تجویز کرے۔ تقریباً دو گھنٹے تک حکومت اور پریس کے آپس میں تعلقات پر گفتگو ہوئی جس کے نتیجے میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی اس کوشش کو مذمت کی نظر سے دیکھا گیا کہ وہ اشتہارات کو دباؤ کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ اس بات کی بھی خواہش کی گئی کہ اشتہارات کو مرکزیت کے ساتھ وابستہ کرنے کی بجائے انہیں مختلف علاقوں پر پھیلا دینا چاہیے۔

نیپال بھارت معاہدہ

۱۹۷۸ء میں نیپال اور ہندوستان کے درمیان ایک تجارتی اور راہداری معاہدہ ہوا تھا۔ لیکن گذشتہ سال بعض وجوہات کی بناء پر اس معاہدے کی تجدید نہ ہو سکی۔ نیپال ایک ایسا ملک ہے جسے کوئی آبی راستہ نہیں ملتا اور اسکی ساری تجارت یا ہندوستان کے ساتھ ہے یا ہندوستان کے راستے اشیاء نیپال پہنچائی جاتی ہیں۔ جب معاہدے کی تجدید نہ ہو سکی تو نیپال انتہائی مشکلات میں گھر گیا اب اس معاہدے کی تجدید کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ گذشتہ روز ہندوستان کی وزارتِ خارجہ کے سکرٹری سرندر کمار سنگھ اور ان کے نیپالی مدِمقابل این بی شاہ نے ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ معاہدے کی تجدید ہو جانی چاہیئے۔ اسکے لئے ایک اور میٹنگ بلائی جائے گی جہاں پر اس معاہدے میں تجارت راہداری سمگلنگ پر کنٹرول اور حفاظتی تدابیر کے متعلق گفتگو کو آخری شکل دی جائے گی۔ نیپال ہمالیہ کی ایک ریاست ہے۔ اور گذشتہ سال مارچ کے مہینے میں ہندوستان اور نیپال اس بات پر اتفاق نہ کر سکے تھے کہ وہ ۱۹۷۸ء کے معاہدے کی تجدید کریں۔ اب مسٹر سنگھ نے نیپال جا کر چار روزہ میٹنگ کے بعد تجدید کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے ساتھ وفد کے دس اور ممبر تھے جن میں تجارت آبی ذرائع اور ڈیفنس کے افسر موجود تھے۔ اب جب کہ یہ تجدید ہونے ہی والی ہے تو نیپال کے ایک سرکردہ لیڈر نے اس بات پر زور دینا شروع کر دیا ہے کہ پہلے نیپالی اسمبلی میں اس معاہدے کی تجدید پر غور ہونا چاہیئے اور یہ کہ اسمبلی کی بحث سے پہلے اس معاہدے کو کسی صورت میں بھی جاری نہ کیا جائے۔ ایک سابق نیپالی وزیرِ خارجہ مسٹر کرشنا راج اریام نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی میں اس معاہدے کی تجدید پر بحث ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ جمہوری روایات کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہو گا۔

ایران اور عراق (تجدید گفتگو)

ایران اور عراق نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی زیرِ نگرانی آپس میں بلا واسطہ گفتگو کریں گے۔ یہ بات اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے ماہ مارچ کے صدر عبداللہ صالح الاشتل نے گذشتہ روز بتائی۔ مسٹر صالح الاشتل جنوبی یمن کے رہنے والے ہیں اور اقوام متحدہ میں اپنے ملک کے سفیر ہیں۔ ماہ مارچ میں یہ صاحب سیکورٹی کونسل کے صدر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ گفت و شنید نیو یارک میں اپریل کے آخری ایام میں ہو گی۔ ایران اور عراق نے آٹھ سال تک جنگ لڑی ہے جسے اگست ۱۹۸۸ء میں ملتوی کیا گیا تھا جبکہ دونوں نے اقوام متحدہ کے ریزولیوشن ۵۹۸ کے مطابق جنگ بندی کا اعلان کیا مسٹر صالح الاشتل نے بتایا ہے کہ مارچ ۷ کو سیکرٹری جنرل جاویر پیریز ڈی کویار نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ وہ گفتگو دوبارہ شروع کریں جو ان کی اپنی نگرانی میں کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی تھی کہ یہ گفتگو دو مہینے تک جاری رہے اور کسی ایسے مقام پر کی جائے جس کا دونوں ملک مل کر فیصلہ کریں اگرچہ تاریخ تو مقرر نہیں کی گئی لیکن وقت کے لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ اپریل کے آخری ایام میں یہ میٹنگ ہو گی۔

تجویز کے مطابق ان آٹھ نکات پر بحث ہونی چاہیئے جو ایران اور عراق کے وزرائے خارجہ کے درمیان گفتگو کا موضوع رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نکتہ یہ ہے کہ خلیج کے ان دو ممالک میں امن کو کس طرح مستحکم کیا جا سکتا ہے دیگر باتیں:۔

اور ہرمز میں سے جہازوں کو کس طرح راستہ دیا جا سکتا ہے تمام فوجوں کو واپس بلایا جائے اور ان حدوں سے پیچھے رکھا جائے جو عالمی طور پر منظور شدہ ہیں۔ اور اسی طرح ایران کے ۳۰ ہزار اور عراق کے ۷۰ ہزار قیدی کس طرح واپس کئے جائیں۔

وزرائے خارجہ نے اپنی گفتگو میں یہ بات بھی پیش کرنی تھی کہ شط العرب میں سے غرق شدہ جہازوں کو نکال کو کس طرح آبی راستوں کو صاف کیا جائے یہ وہ علاقہ ہے جس پر ایران اور عراق دونوں اپنا حق جتاتے ہیں۔

سیکورٹی کونسل نے گذشتہ روز اس بات کا فیصلہ کیا کہ اقوام متحدہ کے فوجی افسر جو آبزرور کے طور پر ایران اور عراق میں موجود ہیں ان کا عرصہ قیام ۳۰ ستمبر تک ممتد کر دیا جائے۔ یہ فوجی اقوام متحدہ کی قرارداد ۵۹۸ کے مطابق ۱۲۰۰ کلومیٹر ایرانی/عراقی سرحدوں کی نگرانی کرتے ہیں ان کی کل تعداد ۴۰ ہے۔

مانچسٹر جیل

اگر کسی جیل کی چھت سے یہ آوازیں آئیں۔ "دو سفاکانہ سلوک بند کرو۔ ہم اب اسے برداشت نہیں کریں گے۔ ہم یہاں اوپر اس لئے بیٹھے ہیں کہ ہم نے بدتر جیسا سلوک بہت دیکھ لیا ہے۔ ہم جانور نہیں ہیں۔ ہم انسان ہیں ہو سکتا ہے ہم نے غلطیاں کی ہوں لیکن ہر شخص غلطیاں کرتا ہے۔" تو آپ شائد یہ سمجھیں کہ یہ پاکستان کے کسی جیل کی چھت سے آوازیں آرہی ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ مانچسٹر ہے اور انگلستان کا ایک بہت بڑا جیل جہاں سے یہ آوازیں آرہی ہیں۔ اس جیل کے دس ونگز میں بغاوت ہو گئی تھی۔ جن میں سے ۵ ونگ تو حکومت نے اپنے قبضے میں لے لئے ہیں لیکن باقی ۵ ونگ ۲۵۰ باغی قیدیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اکثر باغی قیدیوں نے اپنے آپ کو حاکموں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن کچھ ابھی تک اپنی بغاوت کو جاری رکھنے پر مصر ہیں۔ جن قیدیوں نے اپنے آپ کو جیل کے افسروں کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کم از کم ۱۲ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن ہسپتال کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ۵۰ قیدی اور ۸ وارڈرز اس بغاوت میں زخمی ہوئے ہیں۔ یہ بغاوت اس وقت شروع کی گئی جب جیل کے گرجے میں عبادت ہو رہی تھی۔ زخمیوں میں سے بعض کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ چونکہ ابھی تک کسی کی لاش نہیں ملی اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ مرا تو کوئی نہیں لیکن زخمی ضرور ہوئے ہیں۔ ہوم آفس نے بھی کسی کے مرنے کی خبر کو درست قرار نہیں دیا۔ مسٹر سیرل (SEARLE) نے بتایا ہے کہ اس بغاوت کے نتیجے میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس جگہ پر بم گرائے گئے ہیں۔ جیل کو توڑ پھوڑ دیا گیا ہے اور اسے دوبارہ خاصی مرمت کے بعد ہی پوری طرح استعمال کیا جا سکے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کوئی آگ سے جلی ہوئی عمارت ہے۔ برطانیہ کے جیلوں میں یہ بغاوت دوسری تمام بغاوتوں سے زیادہ شدید تھی۔ اس جیل کا نام سٹرینج ویز (STRANGEWAYS) ہے اور یہ ۱۸۶۹ء میں بنائی گئی تھی برطانیہ میں یہ سب سے پرانی جیلوں میں سے ایک جیل ہے۔ اس میں یوں تو ۹۷۰ افراد کو رکھنے کی گنجائش ہے لیکن عام طور پر وہاں ۱۶۰۰ افراد رکھے جاتے ہیں۔ اس بغاوت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ شائد ضرورت سے زیادہ افراد کو یہاں رکھا گیا اور گرمی بھی خاصی شدید تھی۔ ۱۵۰۰ افراد نے اپنے آپ کو حکام کے حوالے کر دیا اور انہیں دوسری جیلوں میں بھیج دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی ایسا قیدی نہیں جسے فرار ہونے کا موقعہ مل گیا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد۔ ربوہ

محترم سید مختار احمد شاہ صاحب

میرے سگے بڑے بھائی محترم سید مختار احمد شاہ صاحب آٹھ اور نو مارچ ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب کو قریباً دس بجے رات اچانک دل کا دورہ پڑنے سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ستر برس تھی۔

آپ میٹرک پاس کرنے کے بعد احمدیہ ٹیریٹوریل فورس میں سپاہی بھرتی ہو گئے۔ اس کمپنی کو سال میں تین ماہ انبالہ چھاؤنی میں باقاعدہ فوجی تربیت دی جاتی تھی۔ پہلے ہی سال تین ماہ کی فوجی ٹریننگ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے جو اس کمپنی کے کپتان تھے۔ آپ کو فزیکل ایجوکیشن کی مزید ٹریننگ دلوا کر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں فزیکل انسٹرکٹر مقرر کر دیا۔ جہاں ستمبر ۱۹۳۹ء تک آپ یہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ستمبر میں دوسری عالمگیر جنگ شروع ہوئی۔ تو احمدیہ ٹیریٹوریل فورس کے نوجوانوں کو بھی ریگولر خدمات کیلئے بلا لیا گیا۔ چنانچہ آپ بھی متحدہ ہندوستان میں مختلف مقامات پر فوجی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۵ء میں جب دوسری عالمگیر جنگ ختم ہوئی تو آپ بھی ۱۹۴۶ء میں فوج سے فارغ ہو کر آ گئے۔ اس وقت تک آپ نائب صوبیدار کے عہدہ تک پہنچ چکے تھے۔ پاکستان بننے کے موقعہ پر جب سکھوں نے مشرقی پنجاب اور قادیان کے ارد گرد مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال کر لوٹنا اور مارنا شروع کیا۔ تو قادیان کی حفاظت کے لئے فرقان فورس قائم کی گئی۔ جس میں آپ بھی شامل ہو گئے۔ اور مختلف مشکل فرائض کی بجا آوری میں مشغول ہو گئے

پاکستان قائم ہونے پر آپ لاہور آ گئے۔ اور ڈسٹرکٹ سولجر بورڈ لاہور میں ملازم ہو گئے۔ اس خیال سے کہ یہ محکمہ عارضی ہے۔ آپ نے چند ہی سال بعد اسے چھوڑ دیا۔ اور مختلف کمپنیوں میں ملازمت کرتے رہے۔ جب آپ کے لڑکے بڑے ہو کر برسر روزگار ہو گئے۔ تو آپ نے ملازمت چھوڑ دی۔ اور اپنے گاؤں شاہ مسکین میں اپنی زمین کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی پیداوار کو تین گنا تک بڑھا دیا۔

اب بھی اسی سلسلہ میں گاؤں میں مقیم تھے۔ کہ ۸ اور ۹ مارچ رات قریباً دس بجے اچانک سانس کی تکلیف شروع ہوئی۔ اور سانس رک رک کر آنے لگی۔ مگر اندازہ نہ تھا کہ رک رک کر آنے والا سانس اب جلد ہی ہمیشہ کے لئے رک جانے والا ہے۔ چنانچہ دس بارہ منٹ بعد ہی سانس کی زنجیر ٹوٹ گئی۔ اور برادر مکرم اللہ کو پیارے ہو گئے۔

سانس بھر سانس ہے اک عمر کی زنجیر نہیں
اور زنجیر بھی ہو گی تو کہاں تک آخر
ٹوٹ جائیگی کبھی کہ جہاں گیر نہیں

وفات کے وقت آپ کی اہلیہ محترمہ۔ آپ کی بڑی ہمشیرہ۔ تین ماموں زاد بھائی اور دیگر چند رشتہ دار بھی موجود تھے۔ میرے ایک بھتیجے نے اسی رات بارہ بجے تھانہ منڈی فیض آباد سے ربوہ تھانہ میں وائرلیس کروا دی۔ جنہوں نے مجھے ٹیلیفون پر اسی وقت اطلاع کر دی۔ پولیس والوں کی اس بروقت فرض شناسی کی وجہ سے ہم سب دوپہر سے قبل ہی گاؤں پہنچ گئے۔

برادر مکرم کی یہ خواہش تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک انہیں کسی بھی صورت میں کسی کا محتاج نہ کرے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ کہ وہ بیمار ہونے اور دوسروں کا دست نگر ہونے کی بجائے ہنستے ہنساتے دس بارہ منٹ میں ہی اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اس عمر یعنی قریباً ستر سال کی عمر تک بھی صحت خدا کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ کام کرنے کی خوب ہمت تھی۔ بلکہ ہمارا گاؤں شاہ مسکین سے لاہور جو ۲۷ میل دور ہے سائیکل پر آنا جانا کر لیا کرتے تھے۔ لاہور میں ان کا اپنا مکان رحمٰن پورہ اچھرہ میں واقع ہے۔ وہاں سے رشتہ داروں کو ملنے ماڈل ٹاؤن۔ گلبرگ، دہلی دروازہ، امامیہ کالونی وغیرہ سب ہی جگہ سائیکل پر جایا کرتے تھے۔ اس بات کے باوجود کہ آسانی سے ویگنوں اور بسوں میں سفر کر سکتے تھے۔ جس عزیز کی طرف جاتے۔ وہاں کوئی بھی ادھورا کام نظر آتا۔ تو فوراً اسے مکمل کرنے لگ جاتے۔ اور ان عزیزوں کے منع کرنے کے باوجود اسے مکمل کر کے چھوڑتے۔

وفات سے تین دن قبل اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی گاؤں ساتھ لائے۔ کیونکہ کچھ مہمانوں نے گاؤں جانا تھا۔ وہ مہمان تو اس دن نہ آئے۔ مگر وہ مہمان ضرور آ گئے۔ جنہوں نے آپ کو ابدی آرام گاہ تک پہنچانا تھا چنانچہ آپ کو جمعہ کی نماز کے بعد آبائی قبرستان میں اپنے والدین اور بڑے بھائی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ جس کی آپ کو خواہش تھی۔

بیوی کے علاوہ آپ نے اپنی یادگار چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی شادی شدہ ہے سب سے بڑے لڑکے منور احمد شاہ کی شادی محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی دختر سے ہوئی ہے۔ دوسرے لڑکے سید احمد شاہ کی شادی میری بیٹی راشدہ سے ہوئی ہے۔ ان کی لڑکی امۃ القدوس کی شادی سید سعادت احمد شاہ سے ہوئی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم بھائی سید مختار احمد شاہ صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

رپورٹ
نمائندہ الفضل

بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں محفل مشاعرہ

دار الحمد کے احمدی طلباء نے مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۰ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک محفل مشاعرہ کا انعقاد کیا۔

مشاعرے کی صدارت محترم راجہ غالب احمد صاحب نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی نے انجام دیئے تلاوت قرآن کریم کے بعد سیدنا حضرت بانئ سلسلہ کا پُر معارف منظوم کلام سنایا گیا جس کے بعد مشاعرہ کے منتظم مکرم منور احمد صاحب جاوید زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الحمد نے مشاعرہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں پہلے طلباء نے اور پھر دیگر شعراء نے کلام پیش کیا۔

رضا عباس کا یہ شعر پسند کیا گیا۔

شاید اک پروانہ پاگل اس کی لو پر ناچے گا
اس خواہش میں دیپ جلائے اک زمانہ بیت گیا

رفیع رضا صاحب کا یہ شعر قابل غور تھا۔

وہ تشنگی تھی زباں پر کہ ڈر گیا پانی
میں جھک کے پینے لگا تو اتر گیا پانی

وسیم احمد ظفر ماڈل ٹاؤن ہی میں مربی سلسلہ ہیں ان کو منبر پر خطبہ دینے کے علاوہ کلام پیش کرتے دیکھ کر احباب حیران ہوئے ان کا ایک شعر سنیئے

زخم شب فراق نے گھائل کیا مجھے
یوں اس نے اپنی ذات کا قائل کیا مجھے

عبد الکریم خالد صاحب کا شمار پختہ کار شاعروں میں ہوتا ہے انہوں نے ایک خوبصورت آزاد نظم سنائی اس سے پہلے جو ایک مختصر سی نظم سنائی وہ یوں تھی۔

سیدی یا سیدی
دل پہ دستک کس نے دی
کون آیا اس گھڑی
وہ گھڑی جو غم کی تھی
اور چشم نم کی تھی

ان کے بعد خالد ہدایت بھٹی ایم اے آئے ان کا یہ شعر پسند کیا گیا۔

پیام دنیا کو دے رہے ہیں لبوں پہ حرف گلاب لیکر
محبتوں کے چراغ لیکر بغل میں اس کی کتاب لے کر

ان کے بعد مرزا خلیل احمد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی یاد میں ایک نظم پیش کی بعد ازاں یوسف سہیل شوق صاحب کو دعوت دی گئی۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

ننکانہ چک سکندر نے تاریخ میں نام بنایا ہے
یہ کیسا پیارا قصہ ہے ہم واری جائیں گے

ان کے بعد جناب عارف تشریف لائے۔ جو لاہور کے ایک کالج میں پڑھاتے ہیں ان کا ایک شعر بڑی داد کا مستحق ٹھہرا

کرنوں کے جھروکے سے وہ جھانکے ہے ادا سے
اک حسن مقدس جسے نسبت ہے خدا سے

مکرم جناب جاذب ناصری صاحب کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

سو سال اذیت تو سہی ہم نے بہر طور
پرچم تری تقدیس کا لہرا تو گئے ہم

پروفیسر شارب صاحب نے پنجابی میں نہایت ہی پُر اثر کلام پیش کیا۔ ان کے بعد شبیہہ الحسن صاحب غزل سرا ہوئے ان کو خوب داد ملی ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو

مرا وجود بھی نظروں پہ بار تھا حامی
گرا دیا ہے مجھے اس نے آنسوؤں کی طرح

سٹیج سیکرٹری پروفیسر پرویز پروازی صاحب کا ایک شعر

تمام خستہ تنی ہے تمام خستہ تنی
میں حرف حرف سناؤں کہ چیدہ چیدہ لکھوں

باقی صفحہ ۷ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب نظام، دار الرحمت وسطی ربوہ کو مورخہ ۶ اپریل ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود جس کا نام یاسر احمد رکھا گیا ہے۔ حضرت میاں نظام الدین صاحب آف سیالکوٹ (یکے از احباب حضرت اقدس) کا پڑپوتا اور مکرم لئیق احمد صاحب کا نواسہ ہے

○ مکرم عبد المومن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۳، مارچ ۹۰ء کو راولپنڈی میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے اور استانی آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پور ضلع گجرات کی پوتی ہے۔

○ مکرم عبد الغنی صاحب ولد ہدایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسن بادہ ضلع لاڑکانہ کو خدا تعالیٰ نے ۱۹، فروی ۱۹۹۰ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام ناجیہ غنی رکھا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو درازئ عمر عطا فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم طارق خلیل صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم خلیل صاحب کی شادی عزیزہ فوزیہ رفیق صاحبہ بنت مکرم رفیق احمد صاحب کاہلوں کے ساتھ ۲۶، مارچ ۱۹۹۰ء کو انجام پائی۔ اس سے قبل ۲۳، مارچ کو بیت المحمود میں مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھایا۔ ۲۷، مارچ ۹۰ء کو دار الصدر جنوبی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

○ مکرم عبد الحفیظ صاحب ولد چوہدری عبد الحق صاحب کی شادی محترمہ نجمہ پروین صاحبہ بنت چوہدری محمد صدیق صاحب آف شیخوپورہ سے مورخہ ۲۳، مارچ ۹۰ء کو کراچی میں ہوئی۔ اور ۲۴، مارچ کو تقریب ولیمہ منعقد ہوئی۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب مکرم جمعدار فضل دین صاحب اوورسیئر کے پوتے اور مکرم صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے نواسے ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے بابرکت کرے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیز وقار احمد باجوہ نے انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم بی اے کے امتحان میں ۱۸۱۵/۲۲۰۰، نمبر لیتے ہوئے یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

چوہدری مبارک احمد باجوہ
چک نمبر ۳۳، جنوبی ضلع سرگودھا

○ مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب شیخ ماڈل ٹاؤن لاہور کے بیٹے ربیع بن طاہر نے مڈل کے امتحان میں ۸۷۵، میں سے ۷۰۱، نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے یہ بچہ شیخ عبد اللطیف صاحب لاہور کا پوتا اور میاں روشن دین صاحب گولبازار ربوہ کا نواسہ ہے۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب کارکن دار الضیافت کے بیٹے عزیز اظہر حفیظ نے امسال ٹی آئی ہائی سکول ربوہ سے ساتویں جماعت کا امتحان پاس کیا ہے اور اپنی کلاس میں سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ جس پر سینئر ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف سے سندِ امتیازسے نوازا گیا

○ مکرم نور احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دار الصدر جنوبی ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بی ایس سی کا امتحان اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں ۵۰۰/۸۰۰، نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی سے پاس کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے

○ مکرم میجر ریٹائرڈ سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی کی پوتی عزیزہ انیقہ بخاری عمر ساڑھے چھ سال دختر مکرم سید منصور محمود بخاری نے کینوگا پارک کیلیفورنیا امریکہ کے وینٹیکا ایونیو سکول سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے پر سٹیزن شپ سرٹیفکیٹ آف میرٹ حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ عزیزہ کو بلینگوئن ایچیومنٹ ایوارڈ بھی دیا گیا ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں بہت مبارک کرے

"وقف نو۔ خُدا کے فضل کیساتھ"

ہمارے بھائی مکرم صدیق الرحمٰن صاحب اور بہن قمر النہار صدیق صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵، مارچ ۹۰ء کو ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ برادرم صدیق الرحمٰن صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے گذشتہ یکم جنوری ۸۹ء کو احمدیت قبول کی ہے۔ کچھ عرصہ بعد جب ان کو علم ہوا وقف نو کے بارہ میں تو۔ انہوں نے خاکسار سے ذکر کیا کہ وقف نو میں بچہ وقف کرنے کا شوق ہو رہا ہے مگر ہماری شادی کو پانچ سال گزر چکے ہیں اور اولاد سے محروم ہیں۔ خاکسار نے ان کو بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں دُعا کے لئے لکھیں۔ اللہ نے چاہا تو آپ کی خواہش پوری ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور عرض کیا کہ اگر اولاد ہو تو "وقف نو" میں شامل فرمادیں۔ اب زچہ و بچہ خیریت سے ہیں۔ ہماری کھلنا کی چھوٹی سی جماعت میں یہ چوتھا وقف نو ہے۔

احباب جماعت ہمارے واقفین کے لئے اور جملہ احباب کے لئے دُعا کریں کہ ہم سب اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکیں۔ جو نئی صدی نے ہم پر ڈال دی ہے،

خاکسار محمد امداد الرحمٰن صدیقی مربی سلسلہ کھلنا
بنگلہ دیش

بقیہ :۔ صفحہ ۶ سے آگے

قمر اجنالوی صاحب کا ایک شعر

بوئے گل خوئے صبا رنگ چمن رکھتا ہوں میں
پیرہن میں اس کی خوشبوئے بدن رکھتا ہوں میں

محترم عبد الجلیل عشرت صاحب کا ایک شعر

سمتِ منزل کارواں چلتا رہا
بے عمل بزدل پڑے سوتے رہے

آخر میں صدر مجلس (راجہ) غالب احمد صاحب نے اپنا کلام سنایا۔

اسی لمحے میں ساری زندگی ہے
مری جاں اٹھ یہی وقتِ دعا ہے

اس مرحلے پر معلوم ہوا کہ ربوہ کے شعراء آگئے ہیں۔ چنانچہ ان کو موقع دیا گیا سب سے پہلے مکرم طاہر ندیم غزل سرا ہوئے ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو

لوٹ بھی آ کہ تری دید کا پیاسا ہوں بہت
اپنی کٹیا کے کھلے در کو کہاں تک دیکھوں

ان کے بعد سید محمود احمد فہیم آئے ان کا ایک شعر پیش ہے۔

میرے اک اک عکس کو جاذب نظر کس نے کیا
آگہی کے مرحلوں میں دیدہ ور کس نے کیا

ان کے بعد میر مبشر احمد صاحب طاہر کو دعوتِ سخن دی گئی۔ ان کا یہ شعر پسند کیا گیا۔

سن رہا ہوں قدمِ یار کی چاپ
رات کچھ خواب سہانے دیکھے

میر صاحب کے بعد پروفیسر مسعود احمد خان صاحب دہلوی تشریف لائے۔ محترم پروفیسر صاحب نے دینی موضوع پر ایک نظم پیش فرمائی۔ ان کے بعد ابن نذیر احمد صاحب ظفر نے زیارتِ قادیان کے موضوع پر اپنی نظم پیش کی یہ شعر بہت پسند کیا گیا۔

قادیان کی بات ہی کچھ اور ہے بھائی مرے
بھول سکتا ہی نہیں جو دیکھ آئے قادیاں

مکرم جناب چوہدری محمد علی صاحب کو زحمتِ کلام دی گئی۔ چوہدری صاحب کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

تو ہی تھا وہ سوال جو اکثر کیا گیا
تو ہی تھا وہ جواب کہ جو لاجواب تھا

پہلے خلائے جاں میں خموشی رہی مگر
پھر یوں ہوا کہ کون و مکاں بولنے لگے

گھرا ہوا تھا میں جس روز نکتہ چینوں میں
وہ بے لحاظ کھڑا تھا تماش بینوں میں

صلیبِ عشق پہ چڑھنے کی دیر تھی مظفر
وہ پھول برسے گرد سے پڑ گئے زمینوں میں

آخر میں دعا پر اس محفل مشاعرہ کا اختتام ہوا

بقیہ :۔ صفحہ ۱ سے آگے

کو شائع کرتے ہیں غرض متقی اور تجربہ کار لوگ کیسی کیسی تکلیفیں لوگوں کی بھلائی کے لئے برداشت کرتے ہیں لیکن لوگ اس کی بھی نافرمانی کرتے ہیں۔ دیکھو پولیس کیسی کوشش لوگوں کے امن و امان کے لئے کرتی ہے۔ اگرچہ پولیس میں بھی بعض بدکار پیدا ہو جاتے ہیں لیکن تاہم وہ لوگوں سے چوری بدکاری چھڑانے میں کوشاں رہتی ہے۔ لیکن جس قدر نئے نئے قانون وضع ہوتے ہیں اسی قدر شریر لوگ شرارت کی راہیں نکال لیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص کو تم میں سے چاہیئے کہ وہ اٹھ کر ہر روز لوگوں کو سمجھائے۔ اگر کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں لوگ۔ بادشاہوں، حکام اور دیگر اپنے بہی خواہوں کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اس لئے خدا کا حکم ہے کہ تمہارا کام سمجھانا اور ڈرانا ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ لوگوں کو سمجھاتے جاؤ"۔

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۱۷۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانیت کا موسم بہار

تحریک جدید کی مقدس تحریک کو جاری کرنے والے مقدّس وجود سیدنا حضرت فضل عمر نے ۲۹ رمضان سے پہلے اپنا موعودہ چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کر دینے والوں کے لئے خصوصی دعا کا اہتمام منظور فرمایا۔ چنانچہ اس کے تحت دفتر ہذا ہر سال ۲۹ رمضان کی دعائیہ فہرست اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی خصوصی دعاؤں کے متمنی مخلصین چندہ تحریک جدید سے جلد از جلد سبکدوش ہو کر اس فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں ایسی اطلاعات کا دفتر ہذا میں ۲۳ اپریل تک پہنچ جانا ازبس ضروری ہے۔

وکیل المال اوّل

خبریں

ملکی خبریں

○ اسلام آباد اور راولپنڈی میں بموں کے دو دھماکے ہوئے وفاقی دارالحکومت میں دھماکہ منی بس کے اندر رکھے ہوئے بم سے ہوا۔

○ ماڈل ٹاؤن میں وزیر اعلیٰ نواز شریف کے گھر پر فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ کرنے والا نوجوان گرفتار کر لیا گیا۔

○ گورنر سندھ فخر الدین جی ابراہیم نے دودھ پلا کر پیپلز پارٹی کے راشد ربانی کی بھوک ہڑتال بھی ختم کروادی۔

○ کراچی میں نقاب پوشوں کی فائرنگ سے ہیڈ کانسٹیبل سمیت ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ۲۴ گھنٹوں کے دوران حیدر آباد میں ڈکیتی کی ۱۲ وارداتیں ہوئیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا۔

○ لاہور شہر میں ماڈل ٹاؤن اور بند روڈ پر ڈکیتی کی دو وارداتیں ہوئیں۔ ایک شخص مزاحمت کرنے پر ہلاک ہو گیا۔

○ ممتاز ادیب منصور قیصر راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۵۹ برس تھی۔

○ وفاقی وزیر امور کشمیر حنیف خان پر سرحد کے مقام چیلاس میں قاتلانہ حملہ ہوا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں تحریک چلانے والے حریت پسندوں نے بھارت میں بموں کے تین دھماکے کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اس کے ساتھ ہی دارالحکومت دہلی میں پولیس نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ بموں کے مزید دھماکوں کا خطرہ ہے اسلئے لوگ چوکس رہیں حریت پسندوں کے ایک گروہ نے مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کے ہندو گورنر جگ موہن کو سزائے موت سنادی۔ حزب المجاہدین کے ترجمان نے بتایا کہ اسکی علماء کونسل نے جگ موہن کی موت کی سزا کی منظوری دیدی ہے۔

○ چینی صوبے سنکیانگ میں نسلی فسادات کے بعد اب صورتحال پُرسکون ہے۔ ان فسادات میں بیسیوں افراد ہلاک ہوئے تھے۔

○ روسی جمہوریہ آرمینیا کے دارالحکومت ایروان کے ایک کیمیکل پلانٹ میں دھماکے سے زہریلی کلوروپرین گیس خارج ہونا شروع ہو گئی۔ متاثرہ افراد کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

○ چینی ترکستان کے علاقے صحرائے تکلاء مکان میں، جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے چین ایٹمی تجربات کر رہا ہے جس سے علاقے میں تابکاری پھیل رہی ہے۔ جس پر مسلمانوں کو گہری تشویش ہے۔

○ ھنگری کے جمہوری فورم کے لیڈر جوزف اینٹال نے کہا ہے کہ قومی انتخابات میں ان کی پارٹی کی زبردست کامیابی کے بعد انہیں توقع ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر نئی قدامت پسند حکومت بنالیں گے۔

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

آپ کے ذوق کے عین مطابق

نئی دکان، نئی ورائٹی، رعایتی قیمت جیولری، کاسمیٹکس، لیڈیز سینڈل و شوز

نیو فیشن ہاؤس

نزد فریج ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

بے شمار چوڑی سیٹ

چوڑیاں ہی چوڑیاں

ربوہ میں چوڑیوں کی سب سے بڑی دکان

شاھد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

بالمقابل سب تحصیل ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر ۴۳۱، آفس : ۵۲۱

ربوہ میں جدید ترین کلینیکل لیبارٹری کا قیام

لیبارٹری میں ۱۰۰ سے زائد مختلف ٹیسٹ کئے جانے کا انتظام ہے۔ اس لیبارٹری کا لاہور فیصل آباد کی چند لیبارٹریز میں شمار ہے۔ جہاں کلچر اور بائی اوپسی ٹیسٹ کی سہولت بھی میسّر ہے۔

سنٹرل لیب کلینیکل لیبارٹری۔ بلڈ بینک

متصل یونائیٹڈ بینک گولبازار ربوہ

منیر احمد طاہر۔ بی ایس سی (میڈیکل ٹیکنالوجی)